جلسۂ دستاربندی

آنکھوں دیکھا حال

دار العلوم کا علمی جشن

از مولانا محمد یعقوب القاسمی فاضل حقانیہ پشاور

آج بروز جمعرات ۵ر اکتوبر ۱۹۶۷ء کو عصر کی نماز کے قریب اکوڑہ کی سرزمین پر قدم رکھا۔ سامنے ہی مادرِ علمی قبلۂ علمی کو دیکھ کر دل میں سرور، آنکھوں میں نور، دماغ میں راحت، سینے میں جذبۂ محبت و عقیدت ابھرا۔ دار العلوم کی عالی شان عمارت اور ساتھ ہی عظیم مسجد۔ پھر مسجد کا بلند و بالا منقش مینار جو کہ علم کا مینار ہے عجیب منظر پیش کر رہا تھا۔

الحمد للہ کہ ہمارا یہ قبلۂ علمی سال بسال ترقی کر رہا ہے۔ اب تک اس دار العلوم سے سات سو فضلاء کرام فارغ التحصیل ہو چکے ہیں۔ اور پھر دار العلوم کو یہ شرف بھی حاصل ہے کہ اس کا ہر ایک فاضل دینِ اسلام کی خدمت میں مختلف جگہوں پر لگے ہوئے ہیں۔ کوئی بھی ایسا نہیں، جو خدمتِ دین میں مصروف نہ ہو۔ اب بھی ہفتہ کے روز سے شروع ہونے والے عظیم اجلاس میں تین سو فارغ التحصیل فضلاء کی دستاربندی ہونی ہے۔

دار العلوم پہنچ کر سیدھا دفترِ اہتمام میں گیا۔ ابن شیخ الحدیث حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدیر ماہنامہ الحق اور دوسرے حضرات سے ملاقات ہوئی۔ چونکہ نماز کا وقت قریب تھا۔ اس لئے فوراً مسجد پہنچا۔ سینکڑوں کی تعداد میں دور دراز کے فضلاء پہنچ چکے تھے۔ استاذنا المعظم شیخ الحدیث حضرت العلامہ مولانا عبد الحق صاحب دامت برکاتہم مسجد میں رونق افروز ہو کر نوافل میں مشغول تھے۔ اسی طرح مسجد میں کوئی ذکر اللہ میں مشغول، کوئی نوافل میں مشغول کوئی وضو کر رہا ہے۔ صفیں بنی ہوئی ہیں۔ اب جماعت کھڑی ہوئی۔ حضرت شیخ الحدیث دامت برکاتہم نے نماز پڑھائی ـــــ اس وقت ایک عجیب سا منظر ہے۔ جگہ بھی مقدس ہے۔ جماعت بھی مقدس ہے۔ کیوں نہ ہو یہ تو مہمانانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی جماعت ہے۔

جن کے پاؤں تلے فرشتے اپنے پر بچھاتے ہیں۔ کیا یہ شرف دنیا کے کسی بادشاہ کو نصیب ہوا ہے۔ قیصر و کسریٰ جیسی سلطنت رکھنے والے بھی ان بوریا نشینوں اور چٹائیوں پر بیٹھنے والوں کے آگے ہیچ ہیں۔ فرشتوں کی سلامی اسی بوریا نشینوں کو ملتی ہے۔

جماعت ہو چکی۔ جلسہ کے انتظامات کے سلسلہ میں حضرت الشیخ دامت برکاتہم نے طلباء کرام کو کچھ ارشادات فرمائے۔ فرمایا : "بھائیو! یہ دارالعلوم ہم سب کا ہے۔ یہاں پر میں اور آپ سب برابر ہیں۔ یہ دارالعلوم دین کی خدمت کیلئے قائم ہوا ہے۔ اب جلسہ دستار بندی انشاء اللہ ہفتہ کے روز شروع ہو رہا ہے۔ باہر سے مہمانوں نے تشریف لانا ہے۔ ہمیں چاہئے کہ باہر سے آنے والے مہمانوں کی خدمت گزاری میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کریں۔ ہزاروں لوگ آتے ہیں۔ اس لئے نظم و ضبط کو قائم رکھنا ہوگا۔ خداوند تعالیٰ اس جلسہ کو جو کہ خالص دینی و مذہبی اجتماع ہے، اسے دارالعلوم کی ترقی، آپ کی ترقی اور دین کی ترقی کا باعث بنائے"

حضرت الشیخ کے ارشادات کے بعد مختلف انتظامی کمیٹیاں بنائی گئیں، چند نام یہ ہیں :-

خدام العلماء۔ خدام مطبخ، خدام مطعم، خدام آب رسانی، خدام جلسہ، خدام سٹیج، وغیرہ وغیرہ۔ ہر کمیٹی کے لئے ناظموں کا انتخاب بھی کیا گیا۔ انتظامات کے متعلق بار بار ہدایات ہوتی رہیں آپ حیران ہوں گے کہ اتنی کمیٹیاں کیوں بنائی گئیں ــــ عرض ہے کہ دارالعلوم جسطرح ممتاز حیثیت رکھتا ہے اسی طرح اس کے جو اجتماعات ہوتے ہیں۔ وہ بھی ممتاز حیثیت کے حامل ہوتے ہیں۔ اجتماع میں شرکت کرنے کیلئے مہمانوں کے علاوہ دوسرے ہزاروں کی تعداد میں آئے ہوئے لوگوں کو باقاعدہ دارالعلوم کی طرف سے کھانا صبح و شام دیا جاتا ہے۔ اور یہ طریقہ دوسرے اجتماعات کا نہیں۔

اب کمیٹیاں بنانے کے بعد حضرت الاستاذ دامت برکاتہم نے اس انداز اور سوز میں دعا فرمائی کہ ہمیں تو آنسو آگئے۔ حضرت الشیخ کی عاجزی و انکساری، اللہ اللہ ــــ اب حضرت الشیخ دامت برکاتہم سے ملاقات کی وہ بیٹھے ہوئے تھے اٹھ کر محبت سے گلے لگا لیا، حال احوال دریافت فرمائے۔ ان کو اپنے فضلاء و طلباء سے کتنی محبت اور کس قدر انس اور کتنا لگاؤ ہے، اس کا اندازہ مشکل ہے۔ مجھے معلوم ہوا کہ اسلام اور علم دین کے حق میں اس اجتماع کی کامیابی کے لئے ایک ماہ سے دعائیں جاری ہیں۔

جوں جوں وقت گذرتا جاتا ہے، دارالعلوم میں گہما گہمی بڑھ رہی ہے جن کی دستار بندی ہونی ہے وہ بھی اور دوسرے فضلاء بھی دھڑا دھڑ پہنچ رہے ہیں۔ ساتھی آپس میں مل کر ایک دوسرے سے بغلگیر ہو رہے ہیں۔ مصافحے ہو رہے ہیں۔ چہروں پر خوشی و مسرت کی لہریں دوڑ رہی ہیں۔ رات بھر چہل پہل جاری رہی۔

جمعۃ المبارک ۱۶ اکتوبر | آج صبح سویرے عظیم علمی شخصیت حضرت العلامہ مولانا شمس الحق صاحب افغانی

بہاولپور سے دارالعلوم کے اجتماع میں شرکت کرنے کیلئے تشریف لے آئے ، عظیم الشان استقبال کیا گیا ــــ قیام گاہ تشریف لے گئے ۔ حضرت شیخ الحدیث بھی ساتھ ہیں ۔ بات چیت ہو رہی ہے ۔

حضرت افغانی مدظلہ نے فرمایا کہ " کئی اسٹیشنوں پر احباب آتے رہے اور وقت مانگتے رہے میں اب بھی دارالعلوم حقانیہ کی خاطر ۲۰ جلسوں کا پروگرام ملتوی کر کے یہاں آیا ہوں ۔ ساتھیوں کو میں نے کہا کہ دارالعلوم حقانیہ افضل المدارس ہے ۔ اس لئے سب کچھ چھوڑ کر وہاں جانا ہے ۔ اسی طرح میرے نزدیک دارالعلوم کا ماہنامہ الحق بھی افضل الرسائل ہے ۔ اسی لئے میں اس کے لئے ہی مضامین لکھ کر بھیج دیتا ہوں "

ناشتہ کرنے کے بعد حضرت افغانی نے تمام مدرسے کا معائنہ فرمایا ۔ کتب خانہ بھی ملاحظہ فرمایا ۔ اور بے انتہا خوشی و مسرت کا اظہار فرمایا ۔

قارئین کرام ! آپ یہ پڑھ کر بہت خوش ہوں گے کہ دارالعلوم حقانیہ کی سند کو دنیائے اسلام کی پہلی عظیم یونیورسٹی " جامعہ ازہر مصر " نے بی ۔ اے کے برابر درجہ دے دیا ہے ۔ حال ہی میں وہاں سے ایک چٹھی موصول ہوئی ہے جو کہ دارالعلوم کے دفتر اہتمام میں موجود ہے ۔ دارالعلوم کے کتب خانہ میں حکومتِ مصر نے اپنی نگرانی میں صحیح طریقے سے تمام اغلاط سے پاک مصری چھاپ میں قرآن چھاپا ہے ۔ صدر ناصر کے دستخطوں سے مزین ایک نسخہ قرآن دارالعلوم حقانیہ کے کتب خانہ میں موجود ہے ۔ حکومتِ مصر کا یہ ایک قابلِ قدر عطیہ ہے ۔

جلسہ گاہ میں سٹیج بن چکا ہے ۔ آج خیمے وغیرہ بھی لگ گئے ہیں ۔ مسجد کے میناروں پر اور جلسہ گاہ میں سینکڑوں قمقمے لگا دئے گئے ہیں ۔

آج نماز جمعہ حضرت شیخ الحدیث نے مکان کے متصل اپنی مسجد میں پڑھائی ۔ دور دراز سے عوام و خواص جمعہ کے اجتماع میں شرکت کیلئے آئے ہوئے ہیں ۔ حضرت الشیخ نے علم سے لبریز خطاب بھی فرمایا ــــ اب جوں جوں دن ختم ہو رہا ہے دارالعلوم میں مہمانوں کی تعداد میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے ۔ مختلف پروگرام طے ہو رہے ہیں ۔

اب سورج غروب ہو چکا ہے ۔ اندھیرا چھا رہا ہے ۔ دارالعلوم کے در و دیوار جگمگا رہے ہیں ۔ جنگل میں منگل کا سماں بندھا ہوا ہے ۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ انوارات الٰہیہ کی بارش ہو رہی ہے ۔ اور حقیقتاً ایسا ہی ہے ۔ یہاں تو قال اللہ و قال الرسولؐ کی صدائیں بلند ہوتی ہیں ۔ رحمتِ الٰہیہ اس طرف متوجہ ہے ۔ جلسہ کیلئے انتظامات آج رات تک قریباً مکمل ہو گئے ہیں ــــ یہ رات عجیب پُر نور ہے ۔ مسجد کے میناروں سے ٹیپ ریکارڈ کے ذریعہ مسجد نبوی مدینہ طیبہ کی اذانیں ، مسجد حرام کے منظر

مطاف میں طائفین کا تکبیر و تہلیل اور تلبیہ وغیرہ نے ایک عجیب سماں باندھا۔

ہفتہ۔ ۱۸ اکتوبر | آج فرط و انبساط کی لہر ہر ایک کے قلب میں دوڑ رہی ہے۔ نہایت ہی چہل پہل ہے۔ اکابرین ملت کی آمد آمد ہے۔۔۔ حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد ادریس صاحب کاندھلوی تشریف لے آئے ہیں۔ استقبال ہوا۔ قیام گاہ میں حضرت مہتمم مولانا عبدالحق صاحب کے ہمراہ رونق افروز ہو گئے ہیں۔ حال احوال معلوم کئے جارہے ہیں۔ بڑے ہی خوشی و مسرت کے عالم میں فرمایا "الحمدللہ مدرسہ بہت اچھا ہے اللہ تعالیٰ اسے صدقۂ جاریہ بنائے اور قیامت تک قائم رکھے"

آج کے بعد دیگرے اکابرین علمار کرام کی آمد کا سلسلہ جاری ہے۔ حافظ الحدیث حضرت مولانا عبداللہ درخواستی دامت برکاتہم اور دوسرے اکابر شیخ المحدثین حضرت عزیز گل، جانشین شیخ التفسیر حضرت مولانا عبید اللہ انور دامت برکاتہم، حضرت مولانا خان محمد کندیاں شریف، رفیق شیخ الہند اسیر مالٹا حضرت مولانا عزیر گل، حضرت مولانا محمد علی جالندھری، خطیب ملت حضرت مولانا احتشام الحق تھانوی۔ حضرت مولانا مفتی عبدالقیوم پوپلزئی، حضرت مولانا سید گلبادشاہ، حضرت مولانا محمد اجمل لاہوری، حضرت مولانا عبدالهادی شاہ منصور، حضرت مولانا قاضی زاہد الحسینی، مولانا عبدالقدوس صدر شعبہ اسلامیات پشاور یونیورسٹی، حضرت مولانا عبدالحکیم، حضرت مولانا قاری محمد امین، حضرت مولانا سید محمد ایوب جان بنوری، مولانا عزیز الرحمان سوات، مولانا محمد اشرف ایم۔ اے پشاور اور دوسرے ممتاز علمار کرام رونق افروز ہو چکے ہیں۔ اکثر حضرات کا نہایت گرمجوشی سے استقبال ہوا۔۔۔ دارالعلوم میں عوام و خواص ہزاروں کی تعداد میں موجود ہیں۔ ان ہزاروں عوام و خواص کے طعام وغیرہ کا انتظام دارالعلوم کی طرف سے کیا گیا ہے۔ دارالاقامہ کے تمام کمرے علمار کے لئے مخصوص کر دئے گئے ہیں۔ اس کے علاوہ بعض کمروں پر قرآء مصر، علمار سوات، فضلاء دارالعلوم، علمار جمعیۃ العلمائے اسلام وغیرہ کی تختیاں چسپاں ہیں۔

نماز ظہر کی اذان ہو چکی ہے۔ مسجد میں تل دھرنے کی جگہ مسجد کے باہر بھی صفیں بچھ رہی ہیں چھتوں پر بھی صفیں ہیں۔ دور دور تک کا ہی صفیں ہیں۔ دارالعلوم کی جامع مسجد کا اندرونی دالان جس میں تقریباً ۵۰۰ مصلے ہیں۔ اور باہر کا صحن بھی اسی طرح بہت ہی کشادہ ہے۔ مسجد کی تعمیر پر تقریباً دو لاکھ کی لاگت ہوئی ہے۔ اور اب تک کچھ تعمیر باقی ہے۔

نماز کے بعد ۲ بجے پروگرام کے مطابق عظیم الشان تاریخی جلسہ کا افتتاح تلاوت سے ہوا۔ مولانا قاری محمد امین اور مولانا قاری عبدالحلیم نے تلاوت کی۔ حضرت العلامہ شیخ الحدیث مولانا عبدالحق صاحب دامت برکاتہم مہتمم دارالعلوم حقانیہ نے افتتاح فرمایا اور مہمانوں کو خوش آمدید کہا۔ اجلاس کی صدارت شیخ المحدثین قطب سرحد

حضرت مولانا نصیرالدین غورغشتی دامت برکاتہم نے فرمائی۔ حضرت مولانا محمد ادریس صاحب کاندھلوی نے خطاب فرمایا۔ اس کے بعد سالِ اوّل یعنی ۱۳۸۲ھ کے فارغ التحصیل فضلاء کی دستار بندی ہوئی۔ اور پہلی نشست برخاست ہوگئی۔۔۔ نمازِ مغرب کے بعد دوسری نشست مولانا مسرت شاہ کاکاخیل کی صدارت میں ہوئی۔ صدارت کے فرائض جانشین شیخ التفسیر حضرت مولانا عبیداللہ انور دامت برکاتہم نے ادا فرمائے۔ مولانا عبدالحکیم صاحب نقشبندی نے پشتو میں تقریر فرمائی۔

اجتماع میں ہزاروں کی تعداد میں عوام وخواص موجود ہیں۔ امیر وغریب ایک ہی جگہ بیٹھے ہوئے ہیں۔ اندازہ ہے کہ اس وقت باہر سے تشریف لانے والے حضرات کی تعداد تیس چالیس ہزار سے کم نہیں۔ سڑک کے دونوں کنارے تقریباً آدھ میل تک کاریں بسیں اور ٹرک کھڑے نظر آرہے ہیں۔۔۔۔ اب حافظ الحدیث حضرت درخواستی دامت برکاتہم کی تقریر شروع ہوئی، علم وحکمت کے موتی بکھیرے جارہے ہیں۔ الحمدللہ، سبحان اللہ کی صدائیں بلند ہو رہی ہیں۔ حضرت دامت برکاتہم نے تقریر کے بعد رات کو ہی واپس تشریف لے جانا ہے۔ اس لئے مختصر مگر جامع خطاب فرمایا اور اس نشست میں حضرت درخواستی صاحب اور جانشین شیخ التفسیر حضرت مولانا انور صاحب اور دیگر حضرات کے مبارک ہاتھوں سے چند ایک فضلاء کی دستار بندی بھی ہوئی۔ اس گروپ میں راقم الحروف بھی شامل تھا۔ الحمدللہ۔

حضرت درخواستی کے بعد مصر کے ایک ممتاز قاری نے تلاوت قرآن پاک کرکے حاضرین کو محظوظ کیا۔۔۔ اب علامہ دوراں حضرت مولانا شمس الحق افغانی صاحب کی تقریر شروع ہوئی۔ آپ کے بعد خطیب پاکستان حضرت مولانا احتشام الحق صاحب نے اپنا بیان شروع فرمایا۔ اور ان کے بعد متکلم اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھری نے خطاب فرمایا۔ یہ نشست رات چار بجے تک جاری رہی۔

اتوار ۸ر اکتوبر۔ آج اس دارالعلوم کے تاریخی جلسہ کا دوسرا دن ہے۔ عجیب چہل پہل ہے۔ نمازِ فجر ادا ہوچکی ہے۔ کچھ لوگ جا رہے ہیں اور کچھ آرہے ہیں۔ ناشتہ کیا جارہا ہے۔ کئی لوگ جلسہ گاہ میں پہنچ چکے ہیں۔ آخری نشست ۸ بجے شروع ہوگئی۔ سٹیج پہ عظیم علمی و روحانی شخصیتیں موجود ہیں۔ مولانا عبدالہادی شاہ منصور کی تقریر کے بعد فضلاء کی دستاربندی کا سلسلہ شروع ہوا۔ اس کے بعد حضرت مولانا قاضی زاہد الحسینی مدظلہ نے خطاب فرمایا۔ آپ کے بعد جانشین شیخ التفسیر حضرت مولانا عبیداللہ انور دامت برکاتہم نے کچھ ارشادات فرمائے اور دعا بھی فرمائی۔۔۔ آخر میں حضرت العلامہ شیخ الحدیث مولانا عبدالحق صاحب دامت برکاتہم نے جلسہ کی شاندار کامیابی پہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا فرماتے ہوئے دور دراز سے آنیوالے حضرات کی بھی تحسین کی۔ اور اس طرح جلسہ کی آخری نشست تقریباً پونے دو بجے دن ختم ہوگئی۔ اللہ تعالیٰ دارالعلوم حقانیہ کو مزید ترقی عطا فرمائے اور قیامت تک اسے بقاء نصیب ہو۔ آمین۔ ثم۔ آمین ۔۔۔۔۔۔